احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

پیر 29 مارچ 2004ء 7 صفر 1425 ہجری-29 امان 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 68

آسمانی مقبولیت

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو جبریل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔ چنانچہ جبریل بھی اس سے محبت کرنے لگتا ہے پھر جبریل آسمان میں منادی کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو چنانچہ تمام اہل سماء اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں۔ پھر زمین میں اس کی مقبولیت پھیلا دی جاتی ہے۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلہ باب اذا احب اللہ عبدا حدیث نمبر 4772)

5 حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ غانا

غانا کے صدر سے حضور کی ملاقات، صدر صاحب نے پر جوش خیر مقدم کیا

رپورٹ: عبدالماجد طاہر صاحب

مورخہ 15 مارچ 2004ء کو حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اکرا Accra میں "Castle Osu" ایوان صدر تشریف لے گئے جہاں حضور نے صدر مملکت آف غانا جناب "John Agyekuwm Kufuor" سے ملاقات کی۔

سب سے پہلے چیف آف پروٹوکول نے صدر مملکت آف غانا کی طرف سے حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور وفد کے دیگر ممبران کو خوش آمدید کہا۔

پھر امیر و مشنری انچارج غانا مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ غانا کے بارہ میں ذکر کیا۔ امیر صاحب نے صدر مملکت کو یاد دلایا کہ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے انتخاب کے موقعہ پر مبارک باد کا پیغام بھجوایا تھا اور غانا کا دورہ کرنے کی خواہش کا اظہار کیا تھا اور حضور کو دعوت دی تھی۔

امیر صاحب نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے انتخاب کے بعد بہت سے ممالک چاہتے تھے کہ حضور ان کے ملک کا دورہ فرمائیں۔ لیکن حضور نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ پہلے غانا کا دورہ کریں گے۔ امیر صاحب نے فرمایا کہ یہ ہماری اور ہمارے ملک کی خوش قسمتی ہے کہ حضور ہمارے ملک کا دورہ فرما رہے ہیں۔

نیز امیر صاحب نے ذکر کیا کہ یہ صدر مملکت جب صدارت کے منصب پر فائز ہوئے تو ہمارے غانا کے جلسہ سالانہ میں "بستان احمد" جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ اور جماعت احمدیہ کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر مملکت کو بتایا کہ اگرچہ میں Courtesy Call کے لئے آیا ہوں لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ میں اپنے ہی ملک میں آیا ہوں۔ حضور انور نے بتایا کہ غانا نے مجھے بہت Inspire کیا ہے۔ حضور انور نے صدر مملکت کا شکریہ ادا کیا کہ حکومت جماعت احمدیہ کے ساتھ تعاون کرتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ بھی غانا کی ترقی اور بہبود کے لئے تعاون کرتی رہے گی۔ حضور انور نے یہ بھی بتایا کہ وہ جماعت احمدیہ کی غانا کے لئے Contribution سے مطمئن ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ میں غانا سے 1985ء میں واپس گیا تھا لیکن اب جو میں نے تھوڑا بہت دیکھا ہے اس سے صاف نظر آتا ہے کہ غانا میں بہت ترقی ہوئی ہے۔ خصوصاً شاہراہوں "Roads" میں غیر معمولی ترقی نظر آتی ہے۔ اس عرصہ میں غانا نے بہت ترقی کی ہے۔ میں نے پہلے غانا میں بہت سفر کئے تھے لیکن اب ترقی کے بعد بعض Roads کو نہیں پہچان سکتا۔ حضور انور نے غانا کی حکومت اور غانا کی عوام کی ترقی اور خوشحالی کے لئے دعا کی۔

صدر مملکت آف غانا جناب "John Agyekum Kufuor" جان اجیکم کوفوار نے حضور کو خوش آمدید کہا اور بتایا کہ آپ اپنے ہی ملک میں تشریف لائے ہیں۔

صدر مملکت نے کہا کہ حضور کے منصب خلافت پر فائز ہونے اور روحانیت کے اس سفر میں غانا کی بھی عزت افزائی ہوئی ہے۔ صدر مملکت نے کہا کہ آپ کی تقرری 1977ء میں غانا میں ہوئی۔ اور وسیع پیمانے پر آپ نے غانا کا سفر کیا۔ اب ہم آپ کو غانین شمار کرتے ہیں اور ہم جماعت کے اچھے کارناموں اور فعالیت پر فخر کرتے ہیں۔

ہمارا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بہت اچھا تعلق تھا۔ ان کی وفات پر ہمیں بہت صدمہ ہوا۔ لیکن آپ کے خلافت کے منصب پر فائز ہونے اور روحانی سفر میں ترقی پر ہمیں بہت خوشی ہوئی اور روحانیت کے اس سفر کا کچھ حصہ غانا سے بھی حاصل کیا کیونکہ آپ کافی عرصہ غانا میں رہے ہیں۔

صدر مملکت نے بتایا کہ "جماعت احمدیہ غانا" ملک کی ترقی کے لئے غیر معمولی خدمات بجا لا رہی ہے۔ خصوصی طور پر آپ کی جماعت ہمارے ملک میں تعلیم صحت اور زراعت جیسے شعبوں میں بہت مدد کر رہی ہے۔ آپ کے تعلیمی اداروں میں بہت نظم و ضبط ہے۔

ہم آپ کی جماعت کے ممبران کی خوبیوں سے آشنا ہیں اور ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔

صدر مملکت نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں درخواست کی کہ آپ غانا کی مزید ترقی کے لئے کام کریں۔

ہم آپ کے لئے ہمیشہ دعا گو ہیں اور آپ بھی ہمیشہ ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے 1977ء میں بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے اپنی زندگی کو وقف کیا تھا۔ یہ بہت بڑی بات ہے اور میرا ایمان یہ ہے کہ سیاستدانوں کو بھی اپنے آپ کو بنی نوع انسان کی ترقی اور خوشحالی کے لئے وقف کرنا چاہئے۔ ورنہ اس کے بغیر سیاست میں رہنا بے معنی ہے۔

پھر صدر مملکت نے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی کہ آپ ہمارے ملک کے لئے دعا کریں۔ ہمارے ملک میں امن ہو۔ اتحاد و یگانگت سے ہم رہیں۔ آپ کے آنے کا بہت بہت شکریہ۔

آخر میں حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی۔

حضور انور نے صدر مملکت غانا کو ایک سلور شیلڈ بطور تحفہ عنایت فرمائی جس میں اوپر بسم اللہ کے الفاظ کندہ تھے۔ درمیان میں منارۃ المسیح کی تصویر تھی اور نیچے درج ذیل الفاظ درج تھے۔

With the compliments of
Hazrat Mirza Masroor Ahmad
Head of the World Wide
Ahmadiyya ....
Community

اس کے بعد حضور انور کے ساتھ اور وفد کے ساتھ تصاویر اتاری گئیں۔ بعد ازاں صدر مملکت کی طرف سے حضور انور اور وفد کی خدمت میں مشروبات وغیرہ پیش کئے گئے اس دوران بھی حضور انور اور صدر مملکت آپس میں بات چیت کرتے رہے یہ ملاقات اور گفتگو قریباً تیس منٹ جاری رہی۔

صدر مملکت غانا حضور انور کو باہر سیڑھیوں تک چھوڑنے آئے، غانا کے قومی ٹی وی نے اپنی رات کی نیشنل نیوز میں اس ملاقات کی کوریج دی۔

فضل عمر ہسپتال کے نادار مریض
آپ کی فوری توجہ کے مستحق ہیں

فضل عمر ہسپتال نادار اور مستحق افراد کو مفت علاج معالجہ کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ ہر سال ہزاروں مریض اس سہولت سے فائدہ اٹھا رہے ہیں ملک میں بڑھتی ہوئی مہنگائی اور ادویات کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ کے باعث دن بدن ایسے مریضوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے اس لئے مد امداد مریضان میں رقم کی فوری ضرورت ہے تا ایسے دکھی مریض علاج و معالجہ سے محروم نہ رہیں۔

مخیر حضرات کی خدمت میں دردمندانہ درخواست ہے کہ وہ فوری طور پر اپنے صدقات اور عطیات مد امداد مریضان فضل عمر ہسپتال بھجوائیں اور دکھی انسانیت کی خدمت میں اپنا کردار ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے اور آپ کی خدمت کو قبول فرمائے۔ آمین ثم آمین

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

پر حکمت نصائح ایمان افروز واقعات

116

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

قبول احمدیت کی نہایت دلچسپ سرگزشت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

''لوگ شور مچاتے ہیں، مخالفت کے لئے پورے جوش سے کھڑے ہو جاتے ہیں اور ہر قسم کی تدابیر سے اس کی آواز کو دبانے کی کوشش کرتے ہیں اور جب وہ ایسا کرتے ہیں سعادت مند طبائع تحقیق کی طرف مائل ہو جاتی ہیں اور آخر اس مخالفت کے نتیجہ میں وہ ایمان لے آتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں ایک دوست جو بہت بڑے شاعر تھے۔ لغت کی انہوں نے ایک کتاب بھی لکھی ہے جس کی دو تین جلدیں شائع ہو چکی ہیں ریاست رام پور ان کو اس کام کے لئے وظیفہ دیا کرتی تھی قادیان آئے اور حضرت مسیح موعود سے ملے آپ نے ان سے پوچھا آپ کو ہمارے سلسلہ کی طرف کیسے توجہ پیدا ہوئی؟ انہوں نے بڑی سادگی سے جواب دیا مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ذریعہ سے حضرت مسیح موعود نے فرمایا کس طرح؟ انہوں نے عرض کیا مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا رسالہ ''اشاعۃ السنۃ'' ہمارے ہاں آیا کرتا تھا۔ میں یہ تو جانتا ہی تھا کہ مولوی محمد حسین صاحب بہت بڑی شہرت رکھنے والے اور سارے ہندوستان میں مشہور ہیں مگر ان کے رسالہ کو دیکھ کر بار بار دل میں خیال آتا کہ اگر ان کے دل میں اسلام کا واقعی درد تھا تو انہیں چاہئے تھا کہ مدرسے جاری کرتے، قرآن اور حدیث کے درس کا انتظام کرتے، لوگوں کو اسلامی احکام پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلاتے۔ مگر انہیں یہ کیا ہو گیا کہ سارے کام چھوڑ کر بس ایک بات کی طرف ہی متوجہ ہو گئے ہیں اور دن رات احمدیت کی مخالفت کرتے رہتے ہیں اس میں ضرور کوئی بات ہے چنانچہ مجھے ان کی مخالفت سے تحقیق کا خیال پیدا ہوا اور میں نے کسی شخص سے اپنے اس شوق کا اظہار کیا اور اس نے مجھے ''درثمین'' پڑھنے کے لئے دی۔ میں نے اس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں آپ کا کلام دیکھا تو میں نے کہا لو پہلا جھوٹ تو یہیں نکل آیا کہ کہا جاتا تھا مرزا صاحب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتے ہیں حالانکہ جو عشق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ کے دل میں پایا جاتا ہے اس کی موجودہ زمانہ میں نظیر ہی نہیں ملتی۔ اس کے بعد میں نے مزید تحقیق کی اور آخر میں اس نتیجہ پر پہنچ گیا کہ احمدیت سچی ہے۔

اسی طرح ہر سال مجھے دس بیس خطوط ضرور ایسے آ جاتے ہیں جن میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ جب ہم نے احمدیت کی مخالفت میں کتابیں پڑھیں تو ہمارے دل میں خیال پیدا ہوا کہ ہم جماعت احمدیہ کی کتابیں بھی پڑھ کر دیکھیں۔ چنانچہ ہم نے آپ کی کتب کا مطالعہ کیا اور ہمیں معلوم ہوا کہ سچے عقائد وہی ہیں جو آپ کی طرف سے پیش کئے جاتے ہیں اس لئے ہم آپ کی بیعت میں شامل ہوتے ہیں''۔

(تفسیر کبیر جلد نہم ص145)

تسلی بخش جواب

13 اپریل 1914ء کو پشاور مشن کے ایک فاضل مسیحی (جنہیں بائبل پر حیرت انگیز دستگاہ تھی اور لاطینی اور عبرانی کے بھی خوب واقف تھے) قادیان آئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کئی روز تک ان سے تبادلہ خیال فرماتے رہے۔ حضور نے ان کے سوالوں کے تسلی بخش جواب دیئے۔ بالآخر انہوں نے آپ کے دست مبارک پر احمدیت قبول کر لی۔ یہ شیخ عبدالخالق صاحب تھے۔ جنہوں نے بعد میں تقریری اور تحریری طور پر دین حق کی تائید میں خوب کام کیا آخری عمر میں سال ہا سال تک دارالواقفین اور جامعۃ المبشرین کے طلباء کو پڑھاتے رہے۔ (تاریخ احمدیت جلد3 ص145)

لندن مشن کا قیام

حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال انگلستان میں پہلے احمدیہ مشن کی بنیاد اگرچہ جولائی 1913ء میں رکھ چکے تھے لیکن اس کا مستقل اور ممتاز صورت میں قیام دراصل اپریل 1914ء میں ہوا جبکہ آپ ووکنگ مشن چھوڑ کر لندن تشریف لے گئے اور یہاں کرائے کے ایک مکان کو مرکز بنا کر دعوت الی اللہ کا کام شروع کر دیا۔ پہلا شخص جو آپ کے ہاتھ پر احمدیت میں داخل ہوا ایک صحافی کوریو (Mr.Corio) نامی تھا۔ چوہدری صاحب کی واپسی تک جو مارچ 1916ء میں ہوئی تقریباً ایک درجن انگریز دین حق قبول کر چکے تھے۔ مشن کے اس ابتدائی دور میں آپ کی دعوت الی اللہ زیادہ تر لیکچروں کے ذریعے ہوئی جو آپ نے مختلف کلبوں اور سوسائٹیوں میں دیئے۔

(تاریخ احمدیت جلد4 ص147)

جاں کھو کے تجھ کو پایا

اس دل میں تیرا گھر ہے تیری طرف نظر ہے
تجھ سے میں ہوں منور میرا تو تو قمر ہے
تجھ پر مرا توکل در پر ترے یہ سر ہے
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

جب تجھ سے دل لگایا سو سو ہے غم اٹھایا
تن خاک میں ملایا جاں پر وبال آیا
پر شکر اے خدایا! جاں کھو کے تجھ کو پایا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

دیکھا ہے تیرا منہ جب چمکا ہے ہم پہ کوکب
مقصود مل گیا سب ہے جام اب لبالب
تیرے کرم سے یا رب میرا بر آیا مطلب
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

احباب سارے آئے تو نے یہ دن دکھائے
تیرے کرم نے پیارے یہ مہرباں بلائے
یہ دن چڑھا مبارک مقصود جس میں پائے
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

مہماں جو کر کے الفت آئے بصد محبت
دل کو ہوئی ہے فرحت اور جاں کو میری راحت
پر دل کو پہنچے غم جب یاد آئے وقت رخصت
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

دنیا بھی اک سرا ہے بچھڑے گا جو ملا ہے
گر سو برس رہا ہے آخر کو پھر جدا ہے
شکوہ کی کچھ نہیں جا یہ گھر ہی بے بقا ہے
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

(درثمین)

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

اُسوۂ انسانِ کامل
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت ایک شفیق باپ

آپؐ نے اولاد سے حسن سلوک کا خوبصورت نمونہ پیش کیا ہے جو ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت جاہلیت کے اس دور میں ہوئی جب ہر قسم کے انسانی حقوق پامال کئے جا رہے تھے۔ اولاد اور بچوں کے حقوق کا بھی یہی حال تھا۔ اگر کچھ بچے افلاس کی وجہ سے پیدائش سے قبل ہی قتل کر دیے جاتے تھے تو بعض قبائل میں بچیوں کو زندہ درگور کرنے کا رواج تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آکر اولاد کے عزت کے ساتھ زندہ رہنے کا حق قائم کیا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ”اپنی اولاد کی بھی عزت کیا کرو۔ اور ان کی عمدہ تربیت کرو۔“

(ابن ماجہ کتاب الادب باب برالوالد)

اسی طرح فرمایا کہ والد کا اولاد کے لئے حسن تربیت سے بہتر کوئی تحفہ نہیں ہوسکتا۔

پھر رسول کریمؐ نے حسنِ تربیت کے لئے یہ پُرحکمت تعلیم فرمائی کہ پیدائش کے بعد اس کے کان میں اذان اور تکبیر کہی جائے۔ اس ارشاد کے ذریعہ دراصل آپؐ نے یہ پیغام دیا ہے کہ آغاز سے ہی بچوں کے کان میں اللہ رسول کی باتیں پڑنی چاہئیں اور آغاز سے ہی تربیت کا سلسلہ شروع کر دینا چاہئے۔ پھر آپؐ نے ہدایت فرمائی کہ سات سال کی عمر سے بچوں کو نماز پڑھنے کیلئے کہا کرو۔ اس وعظ و نصیحت کے لئے تین سال کا عرصہ دیا اور فرمایا کہ اگر دس سال کی عمر میں بچے نماز نہ پڑھیں تو سزا بھی دے سکتے ہو۔

(ابوداؤد کتاب الصلاۃ باب متی یؤمر الغلام بالصلاۃ:418)

رسول کریمؐ کا اپنا نمونہ یہ تھا کہ کبھی تربیت کی خاطر بچوں کو سزا نہیں دی۔ بلکہ محبت اور دعا کے ذریعہ ہی ان کی تربیت کی۔ ہمیشہ اولاد بلکہ زیرِ تربیت بچوں کے لئے بھی دعا کرتے تھے کہ ”اے اللہ میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔“

(بخاری کتاب المناقب باب ذکر اسامۃ بن زید)

قرآنی ہدایت کے مطابق اولاد کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہونے کی دعا بھی کرتے تھے اور دلی محبت کے جوش سے ان کی تربیت فرماتے تھے۔

ایک دفعہ آپؐ اپنے بچوں کو پیار سے چوم رہے تھے کہ ایک بدوی سردار نے کہا آپ بچوں کو چومتے بھی ہیں۔ میرے دس بچے ہیں میں نے تو کبھی کسی کو نہیں چوما۔ آپؐ نے فرمایا اللہ نے تیرے دل سے رحمت نکال لی ہو تو میں کیا کرسکتا ہوں۔

(بخاری کتاب الادب باب رحمۃ الولد و تقبیلہ)

ایک دفعہ ایک صحابی نے اپنے بیٹے کو کوئی قیمتی تحفہ دیا اور اپنی بیوی کی خواہش پر رسول کریمؐ کو اس پر گواہ بنانے کے لئے حاضر ہوا۔ آپؐ نے اس سے پوچھا کہ کیا سب بچوں کو ایسا ہی ھبہ کیا ہے۔ انہوں نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا پھر ظلم کی اس بات پر میں گواہ نہیں بن سکتا۔

(بخاری کتاب الھبہ باب الاشھاد فی الھبہ:2398)

یوں آپؐ نے عدل فی الاولاد کا سبق دیا۔

اور تربیت اولاد کے لئے اپنا بہترین نمونہ پیش فرمایا۔ اولاد سے حسن سلوک کے کچھ واقعات بطور نمونہ پیش ہیں۔

حضرت ابوقتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نماز کے انتظار میں تھے، بلالؓ نے رسول اللہؐ کی خدمت میں نماز کی اطلاع کی۔ آپؐ تشریف لائے، آپؐ کی نواسی امامہ بنت ابی العاص آپ کے کندھے پر تھی۔ رسول اللہؐ اپنے مصلے پر کھڑے ہوئے ہم پیچھے کھڑے تھے اور وہ بچی حضورؐ کے کندھے پر ہی تھی۔

حضورؐ کے تکبیر کہنے کے ساتھ ہم نے بھی تکبیر کہی۔ رکوع میں جاتے وقت حضورؐ نے ان کو کندھے سے اتار کر نیچے بٹھا دیا۔ رکوع اور سجدہ سے فارغ ہوکر دوبارہ اٹھا کر اسے کندھے پر بٹھا لیا۔ نماز کی ہر رکعت میں ایسے ہی کیا یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہوئے۔

(ابو داؤد کتاب الصلوۃ باب العمل فی الصلوۃ)

رسول کریمؐ کی زندہ رہنے والی اولاد حضرت خدیجہؓ کے بطن سے چار بیٹیاں تھیں۔ جو بالترتیب حضرت زینبؓ، حضرت رقیہؓ، حضرت ام کلثومؓ اور حضرت فاطمۃ الزہراءؓ ہیں۔ حضرت خدیجہؓ سے بیٹے بھی ہوئے جن کے نام قاسم، طاہر، طیب، عبداللہ ہیں۔ صاحبزادہ قاسمؐ کی نسبت سے آپ کی کنیت ابوالقاسم تھی۔ حضرت ماریہ قبطیہؓ کے بطن سے صاحبزادہ ابراہیمؓ ہوئے جو 9ھ میں 16 ماہ کی عمر میں وفات پا گئے۔ رسول کریم ﷺ نے تمام اولاد سے نہایت محبت اور شفقت کا سلوک فرمایا۔ ان کی پرورش اور اعلیٰ تربیت کے حق ادا کئے۔ یہی وجہ تھی کہ حضرت زینبؓ نے اپنی والدہ حضرت خدیجہؓ کے ساتھ ہی اسلام قبول کرلیا تھا۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 8 ص 36 مطبوعہ بیروت)

صاحبزادی زینب سے حسن سلوک

حضرت زینبؓ کی شادی مکہ ہی میں حضورؐ کے دعوے سے قبل حضرت خدیجہؓ کی تجویز پر ان کے بھانجے ابوالعاص سے ہوگئی تھی۔ اس لئے حضرت زینبؓ مدینہ ہجرت نہ کر سکیں۔ غزوۂ بدر میں حضرت زینبؓ کے شوہر ابوالعاص کفار مکہ کی طرف سے شامل ہو کر قید ہوئے تو حضرت زینبؓ نے حضرت خدیجہؓ کی طرف سے اپنی شادی پر تحفے میں ملنے والا ہار، ان کے فدیہ کے طور پر بھجوایا جسے دیکھ کر نبی کریمؐ کا دل بھر آیا اور آپؐ کی خواہش پر ابوالعاص کو فدیہ لئے بغیر قید سے آزاد کر دیا گیا اس معاہدہ کے ساتھ کہ وہ حضرت زینبؓ کو جو مسلمان تھیں مدینہ ہجرت کرنے کی اجازت دے دیں گے۔

(ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی فداء الاسیر بالمال)

آنحضرتؐ کی اس شفقت اور حکمت عملی کا نتیجہ تھا کہ ابوالعاص نے یہ وعدہ خوب نبھایا اور مکے جا کر حضرت زینبؓ کو مدینے جانے کی اجازت دے دی کفار مکہ کو پتہ چلا تو انہوں نے تعاقب کیا۔ ایک مشرک ھبار بن اسود نے حضرت زینبؓ کی اونٹنی پر حملہ آور ہو کر انہیں اونٹ سے گرا دیا جس سے انکا حمل ساقط ہوگیا۔

(تاریخ الصغیر امام بخاری زیر لفظ زینبؓ)

ہجرت مدینہ کے بعد نبی کریمؐ نے صاحبزادی ام کلثومؓ کو مدینے بلوانے کے لئے حضرت زید بن حارثہؓ اور ابورافعؓ کو دو اونٹ اور پانچ صد درہم دے کر مکے بھجوایا جو حضورؐ کی صاحبزادیوں کو آپؐ کے پاس مدینہ لے آئے۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 8 ص 65 مطبوعہ بیروت)

رسول اللہؐ اپنی بڑی صاحبزادی حضرت زینبؓ کے اسلام قبول کرنے کے بعد کمزوری اور مظلومیت کے عالم میں رہنے پر بے چین تھے۔ وعدہ کے مطابق اُن کے شوہر ابوالعاص کی انہیں مدینہ بھجوانے کی کوشش ناکام ہوچکی تھی۔ رسول کریم ﷺ نے مزید تکلیف دہ انتظار کی بجائے حضرت زیدؓ کو اپنی ایک خاص انگوٹھی نشانی کے طور پر دے کر مکے بھجوایا کہ کسی طرح حضرت زینبؓ کو مدینے لے آئیں۔ حضرت زیدؓ نے حضرت زینبؓ اور ابوالعاص کے چرواہے کے ذریعے وہ انگوٹھی حضرت زینبؓ تک پہنچا دی اسی رات حضرت زینبؓ حضرت زیدؓ کی معیت میں اونٹ پر سوار ہوکر مدینے آئیں۔ ان کے مدینے پہنچنے پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا میری اس بیٹی نے میری وجہ سے بہت دکھ اٹھائے ہیں یہ باقی بیٹیوں سے زیادہ فضیلت رکھتی ہیں۔

(تاریخ الصغیر از امام بخاری زیر لفظ زینبؓ)

حضرت رقیہؓ نے حضرت عثمانؓ کے ساتھ حبشہ ہجرت کی تھی۔ جب کچھ عرصہ ان کی کوئی خبر نہ آئی تو رسول کریمؐ حبشہ سے آنے والے لوگوں سے فکرمندی کے ساتھ اپنی صاحبزادی اور داماد کا حال دریافت فرماتے تھے۔ ایک قریشی عورت نے آکر بتایا کہ اُس نے حضرت عثمانؓ کے ساتھ حضرت رقیہؓ کو خچر پر سوار جاتے دیکھا تھا۔ رسول اللہؐ نے دعا کی کہ اللہ ان دونوں کا حامی و ناصر ہو۔

(البدایہ والنہایہ لابن اثیر جز 3 ص 66 مکتبۃ المعارف بیروت)

نبی کریم ﷺ اپنی بیٹی کے ساتھ اپنے داماد ابوالعاص کے حسن سلوک کی تعریف فرماتے تھے کہ اس نے وعدہ کے مطابق میری بیٹی کو میرے پاس مدینے بھجوا دیا۔

(بخاری کتاب النکاح باب شروط النکاح)

اسی زمانے میں ایک دفعہ جب شام سے واپسی پر ابوالعاص کے تجارتی قافلہ پر مسلمانوں کے دستے نے حملہ کر کے ان کے مال پر قبضہ کرلیا تو انہوں نے مدینے آکر حضرت زینبؓ سے پناہ چاہی۔ ہرچند کہ ابوالعاص کے حالت شرک پر قائم رہنے کی وجہ سے حضرت زینبؓ سے جدائی ہوچکی تھی لیکن ان کے احسانات کے عوض انسانی ہمدردی کے طور پر حضرت زینبؓ نے ان کی امان کا اعلان کر دیا۔ رسول کریمؐ نے (جنہوں نے کبھی کسی مسلمان عورت کی امان رد نہیں فرمائی) حضرت زینبؓ کی امان نہ صرف قبول فرمائی بلکہ ابوالعاص کا سارا مال بھی انہیں واپس کر دیا۔ اس احسان کا نتیجہ یہ ہوا کہ ابوالعاص نے مکہ جا کر قریش کی امانتیں واپس کیں اور مسلمان ہونے کا اعلان کر کے مدینے آگئے۔

(السیرہ النبویہ لابن ہشام جز 2 ص 312 مطبوعہ بیروت)

نبی کریمؐ نے ابوالعاص بن ربیع کے اسلام قبول کرنے پر حضرت زینبؓ کو چھ سال بعد سابقہ نکاح پر ہی اُن کے عقد میں دے دیا۔

(ابو داؤد کتاب الطلاق باب الی متی تردعلیه امرانه اذا اسلم بعد ها)

حضرت رقیہؓ سے حسن سلوک

دوسری صاجزادی حضرت رقیہؓ کا نکاح نبی کریمؐ نے اپنے بہت عزیز صحابی حضرت عثمان بن عفانؓ سے فرمایا اور نصیحت فرمائی کہ عثمانؓ کا خاص خیال رکھنا وہ اپنے اخلاق میں دیگر اصحاب کی نسبت میرے زیادہ مشابہ ہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ حضورؐ صاجزادی رقیہؓ کے ہاں گئے تو وہ حضرت عثمانؓ کا سر دھو رہی تھیں۔

(کنزالعمال جلد 6ص24,42مطبوعہ بیروت)

غزوہ بدر کے موقعہ پر رقیہؓ بیمار ہوگئیں اور نبی کریمؐ نے حضرت عثمانؓ کو اپنی صاجزادی کی تیمارداری کے لئے مدینہ رہنے کی ہدایت فرمائی اور بدر میں فتح کے بعد مال غنیمت سے اُن کا حصہ بھی نکالا۔

(بخاری کتاب المغازی باب تسمیة من سمی اهل بدر)

نبی کریمؐ کی ایک لونڈی ام عیاش تھی۔ جو حضور کو وضو وغیرہ کرواتی تھیں۔ حضورؐ نے بطور خادمہ یہ لونڈی حضرت رقیہؓ کی شادی کے وقت گھریلو کام کاج میں اُن کی مدد کے لئے ساتھ بھجوائی تھی۔

(ابن ماجه کتاب الطهارة باب الرجل یستعین علی وضونه:383)

صاجزادی رقیہؓ کی وفات کے بعد رسول اللہؐ نے اپنی بیٹی ام کلثومؓ بھی حضرت عثمانؓ سے بیاہ دی اس موقع پر آپؐ نے اپنی خادمہ اُمّ ایمنؓ سے فرمایا کہ میری بیٹی کو تیار کرو اور اسے دلہن بنا کر عثمانؓ کے پاس لے جاؤ۔ اور اس کے آگے دف بجاتی جانا، چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ نبی کریمؐ تیسرے دن اُم کلثومؓ کے پاس آئے اور استفسار فرمایا کہ آپؐ نے اپنے شوہر کو کیسا پایا؟ عرض کی بہترین شوہر۔ نبی کریمؐ نے فرمایا! امر واقعہ یہ ہے کہ تمہارے شوہر لوگوں میں سے سب سے زیادہ تمہارے جدامجد ابراہیمؑ اور تمہارے باپ محمدؐ سے مماثلت رکھتے ہیں۔

رسول کریمؐ کی دوسری بیٹی حضرت رقیہؓ کی وفات 2ھ میں ہوئی۔ حضورؐ کو ان کی وفات کا بہت صدمہ تھا حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضرت رقیہؓ کے جنازے میں رسول کریمؐ ان کی قبر کے پاس بیٹھے آنسو بہا رہے تھے۔

(بخاری کتاب الجنائز باب قول النبی یعذب المیت ببکاء اهله)

رسول کریمؐ اپنی صاجزادی فاطمہؓ کو لے کر حضرت رقیہؓ کی قبر پر آئے تو فاطمہؓ قبر کے پاس رسول کریمؐ کے پہلو میں بیٹھ کر رونے لگیں۔ رسول اللہؐ دلاسا دیتے ہوئے اپنے دامن سے ان کے آنسو پونچھتے جاتے تھے۔

(سنن الکبریٰ للبیہقی کتاب الجنائز باب سیاق اخبار علی جواز البکاء بعد الموت)

حضرت زینبؓ کی وفات 8ھ میں ہوئی۔ نبی کریمؐ نے ان کے غسل اور تجہیز و تکفین کے لئے خود ہدایات فرمائیں۔ حضرت ام عطیہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضورؐ تشریف لائے اور ہمیں فرمایا کہ زینبؓ کو تین یا پانچ مرتبہ بیری کے پتے والے پانی سے غسل دو۔ اگر تم ضروری سمجھو تو پانچ سے بھی زیادہ مرتبہ نہلا سکتی ہو۔ آخر پر کافور بھی استعمال کرنا۔ جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا۔ وہ کہتی ہیں جب ہم فارغ ہوئے تو حضورؐ کو اطلاع دی۔ حضورؐ نے اپنا تہہ بند ہمیں دیا اور فرمایا کہ یہ چادر اُن کو بطور زیر جامہ پہناؤ۔ ایک روایت میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ اس کے بالوں کی تین مینڈھیاں بنانا۔

بخاری کتاب الجنائز باب یجعل الکافور فی الاخیرہ)

نیز فرمایا کہ اسے دائیں پہلو سے اور وضو کی جگہوں سے غسل شروع کرنا۔

(بخاری کتاب الوضو باب التیمن)

حضرت زینبؓ کی وفات پر حضورؐ ان کی قبر میں اترے آپؐ غم زدہ تھے۔ جب حضورؐ قبر سے باہر نکلے تو غم کا بوجھ کچھ ہلکا تھا۔ فرمایا میں نے زینبؓ کی کمزوری کو یاد کر کے اللہ سے دعا کی کہ اے اللہ! اس کی قبر کی تنگی اور غم کو ہلکا کر دے، تو اللہ نے میری دعا قبول کر لی اور اس کے لئے آسانی پیدا کر دی ہے۔

حضرت زینبؓ کی تدفین کے موقع پر آنحضورﷺ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا! ہمارے آگے بھیجے ہوئے بہترین انسان عثمان بن مظعونؓ کے ساتھ جنت میں جا کر اکٹھے ہو جاؤ۔ یہ سن کر عورتیں رو پڑیں، حضرت عمرؓ انہیں روکنے لگے۔ حضورؐ نے فرمایا رونا منع نہیں مگر شیطانی آوازیں نکالنے یعنی بین کرنے سے بچو۔ پھر آپؐ نے فرمایا ''وہ دکھ جو آنکھ اور دل سے ظاہر ہو وہ اللہ کی طرف سے ایک پیدا شدہ جذبہ ہے اور رحمت اور طبعی محبت کا نتیجہ ہے اور جو ہاتھ اور زبان سے ظاہر ہو وہ شیطانی فعل ہے۔''

(مسند احمد جلد 1 ص335بیروت)

حضرت امّ کلثومؓ سے شفقت

حضرت ام کلثومؓ 9ھ میں فوت ہوئیں حضورؐ نے ان کا جنازہ خود پڑھایا اور قبر کے کنارے تشریف فرما ہو کر اپنی موجودگی میں تدفین کروائی۔ رسول کریمؐ نے اپنی صاجزادی ام کلثومؓ کی وفات پر تجہیز و تکفین کا انتظام اپنی نگرانی میں کروایا۔

حضرت لیلیٰ الثقفیہ روایت کرتی ہیں کہ میں ان عورتوں میں شامل تھی جنہوں نے حضرت ام کلثومؓ کو ان کی وفات پر غسل دیا۔ رسول کریمؐ نے تہہ بند کے لئے کپڑا دیا پھر قمیص، اوڑھنی اور اوپر کا کپڑا۔ اس کے بعد ان کو ایک اور کپڑے میں لپیٹ دیا گیا۔ وہ بتاتی تھیں کہ غسل کے وقت رسول کریمؐ دروازے کے پاس کھڑے تھے۔ حضورؐ کے پاس سارے کپڑے تھے اور آپؐ باری باری ہمیں پکڑا رہے تھے۔

حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول کریمؐ کی بیٹی ام کلثومؓ قبر میں رکھی گئیں تو رسولؐ خدا نے یہ آیت تلاوت کی مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ ....

(سورۃ طٰہٰ:56)

یعنی اس سے ہی ہم نے تم کو پیدا کیا اور اس میں تمہیں دوبارہ لوٹائیں گے اور اسی سے تمہیں دوسری دفعہ نکالیں گے۔

پھر جب آپؓ کی لحد تیار ہوگئی تو نبی کریمؐ قبر بنانے والوں کو مٹی کے ڈھیلے اٹھا کر دیتے تھے اور فرماتے تھے ان سے اینٹوں کی درمیانی درزیں بند کرو پھر فرمانے لگے کہ مُردے کے لئے ایسا کرنے کی کوئی ضرورت تو نہیں لیکن اس سے زندہ لوگوں کے دل کو ایک اطمینان ضرور حاصل ہو جاتا ہے۔

(مسند احمد جلد 5ص 254 مطبوعہ مصر:21163)

حضرت فاطمہؓ سے محبت وشفقت

نبی کریمؐ اپنی صاجزادی فاطمۃ الزہراءؓ سے بھی شفقت کا سلوک فرماتے تھے۔ نبی کریمؐ کی محبت بھری تربیت کا اثر تھا کہ حضرت فاطمہؓ میں بھی وہی رنگ جھلکتا نظر آتا تھا۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے چال ڈھال، طور اطوار اور گفتگو میں حضرت فاطمہؓ سے بڑھ کر آنحضرتؐ کے مشابہ کوئی نہیں دیکھا۔ فاطمہؓ جب حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوتی تھیں تو حضورؐ کھڑے ہو جاتے تھے محبت سے ان کا ہاتھ تھام لیتے تھے اور اسے بوسہ دیتے اور اپنے ساتھ بٹھاتے اور جب آنحضورؐ حضرت فاطمہؓ کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ بھی احترام میں کھڑی ہو جاتیں آپؐ کا ہاتھ تھام کر اسے بوسہ دیتیں اور اپنے ساتھ حضورؐ کو بٹھاتیں۔

(ابو داؤد کتاب الادب باب ماجاء فی القیام:4540)

نبی کریمؐ فرماتے تھے کہ فاطمہؓ میرے بدن کا ٹکڑا ہے جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ کچھ غلام آئے۔ حضرت فاطمہؓ گھر کی ضرورت کے لئے خادم مانگنے آئیں نبی کریمؐ گھر پر نہیں تھے۔ جب تشریف لائے اور انہیں پتہ چلا کہ فاطمہؓ آئی تھیں تو سردی کے موسم میں اسی وقت حضرت فاطمہؓ کے گھر تشریف لے گئے۔ حضرت فاطمہؓ بیان کرتی ہیں کہ ہم بستر میں جا چکے تھے۔ حضورؐ میرے پاس تشریف فرما ہوئے۔ میں نے آپؐ کے پاؤں کی ٹھنڈک محسوس کی۔ آپؐ فرمانے لگے خادم تو زیادہ ضرورت مندوں میں تقسیم ہو چکے ہیں۔ پھر حضرت فاطمہؓ اور حضرت علیؓ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ تم نے جو خادم کا مطالبہ کیا تھا کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ تم لوگ جب سونے لگو تو چونتیس مرتبہ اللہ اکبر اور تینتیس تینتیس مرتبہ سبحان اللہ الحمد للہ کا ورد کیا کرو۔ یہ تمہارے لئے اس سے کہیں بہتر ہے جو تم نے مانگا ہے۔

(بخاری کتاب الجهاد باب الدلیل علی ان الخمس لنوائب رسول اللهؐ)

اولاد سے حقیقی پیار انکی اعلیٰ تربیت ہے

نبی کریمؐ کو اپنی اولاد کی تربیت کا اتنا خیال تھا کہ ایک دفعہ تہجد کے وقت حضرت علیؓ اور فاطمہؓ کو سوتے پایا تو جگا کر تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا تم لوگ تہجد کی نماز نہیں پڑھتے ہو۔ حضرت علیؓ نے نیند کے غالب آنے کا عذر کیا تو آنحضورؐ تعجب کرتے ہوئے واپس تشریف لائے اور سورۃ کہف کی وہ آیت پڑھی جس کا مطلب ہے کہ انسان بہت بحث کرنے والا ہے۔

(بخاری کتاب التفسیر سورة الکهف)

حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریمؐ چھ ماہ تک باقاعدہ حضرت فاطمہؓ کے گھر کے پاس سے گزرتے ہوئے انہیں صبح نماز کے لئے جگاتے اور فرماتے تھے کہ اے اہل بیت! اللہ تعالیٰ تمہیں مکمل طور پر پاک وصاف کرنا چاہتا ہے۔

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ حضرت فاطمہؓ (حضورؐ کی بیماری میں) آئیں نبی کریمؐ نے فاطمہؓ کو خوش آمدید کہا اور اپنے دائیں طرف یا شاید بائیں طرف بٹھایا۔ حضرت فاطمہؓ کو بھی رسول کریمؐ سے بہت محبت تھی۔ رسول اللہؐ کی وفات پر حضرت فاطمہؓ کی زبان سے جو جذباتی فقرے نکلے، ان سے بھی آپؓ کی گہری محبت کا اظہار ہوتا ہے، آپؓ نے حضرت انسؓ سے کہا کہ وائے افسوس میرے ابا! ہم آپ کی موت کا افسوس کس سے کریں؟ کیا جبریلؑ سے؟ وائے افسوس! ہمارے ابا! آپؐ اپنے رب کے کتنے قریب تھے! ہائے افسوس! ہمارے ابا کہ ہمیں داغ جدائی دے کر جنہوں نے جنت الفردوس میں گھر بنالیا۔ ہائے افسوس! میرے ابا! جنہوں نے اپنے رب کے بلانے پر لبیک کہا۔ اور اس کے حضور حاضر ہوگئے۔

(ابن ماجه کتاب الجنائز باب ذکر وفاته و دفنه:1620)

بیٹیوں کی اولاد سے شفقت

حضرت زینبؓ کے بچوں سے بھی حضورؐ کو بہت محبت تھی۔ حضرت زینبؓ کے ایک بیٹے کم سنی میں وفات پا گئے ان کی حالت نزع کے وقت حضرت زینبؓ نے حضورؐ کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ میرے بیٹے کا آخری وقت آن پہنچا ہے۔ آپؐ تشریف لے آئیں۔ نبی کریمؐ نے ہر قسم کے مشرکانہ خیال سے بچنے کے لئے یہ پیغام بھیجا کہ زینبؓ کو میرا سلام پہنچا دو اور کہو جو کچھ اللہ لے لے وہ بھی اسی کا ہے اور جو وہ عطا کرے اس کا بھی وہی مالک ہے اور ہر شخص کے لئے اللہ کے پاس ایک میعاد مقرر ہے اس لئے صبر کرو اور اپنے خیالات خدا کی خاطر پاک کر لو۔

(بخاری کتاب الجنائز باب قول النبی یعذب المیت ببعض بکاء أهله :1204)

حضرت ابوقتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نماز کے

انتظار میں تھے۔ بلالؓ نے رسول اللہؐ کو نماز کی اطلاع کی آپؐ تشریف لائے۔ آپؐ کی نواسی امامہ بنت ابی العاص آپؐ کے کاندھے پر تھی۔ رسول اللہؐ اپنے مصلے پر کھڑے ہوئے ہم پیچھے کھڑے تھے اور وہ بچی حضورؐ کے کندھے پر ہی تھی۔

حضورؐ کی تکبیر کے ساتھ ہم نے بھی تکبیر کہی۔ رکوع میں جاتے وقت حضورؐ نے ان کو کندھے سے اتار کر نیچے بٹھا دیا رکوع اور سجدے سے فارغ ہو کر پھر اسے اُٹھا کر کندھے پر بٹھالیا۔ نماز کی ہر رکعت میں ایسے ہی کیا۔ یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہوئے۔

(ابوداؤد کتاب الصلوة باب العمل فی الصلوة)

ایک دفعہ نجاشی شاہِ حبشہ کی طرف سے کچھ زیورات بطور تحفہ آئے، ان میں ایک انگوٹھی تھی جس کا نگینہ ملکہ حبشہ کا تھا۔ آپؐ نے عدم دلچسپی ظاہر فرماتے ہوئے اسے لکڑی یا انگلی سے پرے کیا۔ پھر امامہؓ کو بلایا اور فرمایا "بیٹی! یہ تم پہن لو۔"

(ابو داؤد کتاب الخاتم۔باب ماجاء فی الذھب للنساء)

حضرت رقیہؓ کے اکلوتے بیٹے عبداللہؓ دو سال کی عمر میں چہرے پر مرغ کے چونچ مارنے سے زخمی ہو کر وفات پا گئے تھے نبی کریم ﷺ نے عبداللہ کا جنازہ خود پڑھایا۔

(الطبقات الکبریٰ ابن سعد جلد8 ص36 بیروت)

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ تشریف لائیں ان کے صاحبزادے حسنؓ و حسینؓ ہمراہ تھے۔ حضرت فاطمہؓ ہنڈیا میں کچھ کھانا حضورؐ کے لئے لائی تھیں، وہ آپؐ کے سامنے رکھا۔ آپؐ نے پوچھا ابوالحسنؓ یعنی حضرت علیؓ کہاں ہیں حضرت فاطمہؓ نے عرض کیا کہ گھر میں ہیں۔ حضورؐ نے ان کو بلا بھیجا اور پھر سب اہل بیت بیٹھ کر کھانا کھانے لگے۔ حضرت اُم سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول کریمؐ نے کھانے سے فارغ ہو کر ان اہل بیت کے حق میں یہ دعا کی "اے اللہ! جو ان اہل بیت کا دشمن ہو تو اس کا دشمن ہو جا اور جو انہیں دوست رکھے تو اسے دوست رکھنا۔"

(مجمع الزوائد جلد 9 ص166 مطبوعہ بیروت)

حضرت فاطمہؓ کی اولاد سے بھی نبی کریمؐ کو بہت محبت تھی۔ حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریمؐ کو دیکھا حضرت حسنؓ آپ کے کندھے پر تھے اور فرما رہے تھے اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔

(بخاری کتاب المناقب باب مناقب الحسن)

ایک دفعہ رسول کریمؐ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ حسنؓ اور حسینؓ آ گئے انہوں نے سرخ قمیصیں پہنی ہوئی تھی اور چلتے ہوئے ٹھوکریں کھا رہے تھے رسول کریمؐ منبر سے اتر آئے اور ان کو اٹھالیا، اپنے سامنے بٹھایا اور فرمایا اللہ نے سچ فرمایا ہے کہ تمہارے مال اور اولاد تمہارے لئے فتنہ ہے۔ میں نے ان دونوں بچوں کو چلتے اور گرتے دیکھا تو مجھ سے رہا نہ گیا اور میں اپنی بات روک کر ان کو اٹھا لایا۔

(ترمذی کتاب المناقب باب مناقب الحسن و الحسین)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ میں لیٹا ہوا تھا۔ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ نے پینے کیلئے کچھ مانگا۔ حضورؐ اٹھے، ہمارے گھر میں ایک بکری تھی۔ جس کا دودھ دوھا جا چکا تھا۔ آپؐ اس کا دودھ دوہنے لگے تو دوبارہ بکری کو دودھ اتر آیا۔ حسنؓ حضورؐ کے پاس آئے تو حضورؐ نے اُن کو پیچھے ہٹا دیا اور اُن کی بجائے حسینؓ کو دودھ دیا۔ حضرت فاطمہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ یہ آپ کو زیادہ پیارا ہے۔ آپؐ نے فرمایا نہیں بلکہ پہلے اس نے مانگا ہے۔

(مجمع الزوائد جلد9 ص169 بیروت بحوالہ مسند احمد)

دوسری روایت میں ذکر ہے کہ حسنؓ نے پہلے مانگا اور حسینؓ پہلے لینے کی ضد کرتے ہوئے رونے لگے تو نبی کریمؐ نے پہلے حسنؓ کو دیا اور حضرت فاطمہؓ کے سوال پر کہ یہ آپ کو زیادہ پیارا ہے۔ فرمایا دونوں میرے لئے برابر ہیں۔

(مجمع الزوائد جلد9 صفحہ 171 بیروت)

حضرت ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نماز پڑھتے ہوئے جب سجدہ میں جاتے تھے تو بعض دفعہ حضرت حسنؓ آپؐ کی پشت یا گردن پر چڑھ جاتے۔ حضورؐ بہت نرمی سے ان کو پکڑ کر اُتارتے تا کہ گریں نہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ حضرت حسنؓ کے ساتھ آپؐ جس طرح محبت سے پیش آتے ہیں ایسا سلوک کسی اور کے ساتھ نہیں کرتے۔ فرمایا یہ دنیا میں میری خوشبو ہے۔ میرا یہ بیٹا سردار ہے جو دو گروہوں میں صلح کروائے گا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ حضورؐ سجدے کی حالت میں تھے کہ حسنؓ پشت پر آ کر بیٹھ گئے آپؐ نے اُن کو نہیں اتارا اور سجدے میں رہے یہاں تک کہ وہ خود اُترے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد5 ص37,38)

حضرت ماریہ قبطیہؓ کے بطن سے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہؐ کو فرزند عطا فرمایا۔ اس کا نام آپؐ نے ابراہیم اپنے جد امجد کے نام پر رکھا۔ وہ حضورؐ کے نواسوں حسن و حسین سے بھی کم سن تھے۔ آخری عمر کی اس اولاد سے آپ بے حد محبت فرماتے تھے۔

اس بچے کو پرورش کیلئے ام سیف کے سپرد کیا گیا۔ نبی کریمؐ ان کے گھر گاہے بگاہے بچے سے ملاقات کرنے اور حال دریافت کرنے تشریف لے جاتے تھے۔ ابراہیمؑ کو اپنی گود میں لے کر پیار کرتے۔ اُسے چومتے اور اپنے ساتھ چمٹا لیتے۔

(بخاری کتاب الجنائز باب قول النبیؐ ان بک لمحزونون)

کم سنی میں اس بچے میں اعلیٰ صلاحیتوں کے جوہر دیکھ کر آپؐ خوش ہوتے تھے۔ رسول اللہؐ کا یہ جگر گوشہ 16 ماہ کی عمر میں اللہ کو پیارا ہو گیا۔ اس کی وفات پر اس کی خداداد صلاحیتوں کے بارہ میں فرمایا کہ "اگر ابراہیم زندہ رہتا تو سچا نبی ہوتا۔"

(ابن ماجہ کتاب الجنائز باب ماجاء فی الصلوة علی ابن رسول اللّٰہ)

اس پیارے بیٹے کی جدائی پر آپؐ نے کمال شان صبر دکھائی۔ ابراہیم کا جنازہ دیکھ کر آپؐ کی آنکھیں اشکبار تھیں۔ ایک صحابی نے عرض کیا حضورؐ آپ بھی روتے ہیں۔ فرمایا یہ تو اولاد سے محبت کا جذبہ ہے کہ آنکھ آنسو بہاتی ہے دل غمگین ہے مگر ہم کوئی ایسی بات نہیں کہیں گے جس سے ہمارا رب ناراض ہو اور اے ابراہیم سچی بات تو یہ ہے کہ تیری جدائی پر ہم بہت غمگین ہیں۔

(بخاری کتاب الجنائز باب قول النبیؐ ان بک لمحزونون)

اتفاق سے صاحبزادہ ابراہیمؑ کی وفات پر سورج گرہن بھی ہوا۔ لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ رسول اللہؐ کے اتنے عظیم الشان بیٹے کی وفات پر سورج بھی گہنا گیا ہے۔ رسول کریمؐ سے بڑھ کر صاحبزادہ ابراہیمؑ سے کسے محبت ہو سکتی تھی مگر آپؐ نے یہ حق بات کھول کر بیان فرما دی کہ چاند اور سورج اللہ کے نشانات میں سے ہیں۔ کسی کی موت یا پیدائش پر ان کو گرہن نہیں لگا کرتا۔ البتہ اس نشان کو دیکھ کر اللہ سے ڈرتے ہوئے صدقہ وغیرہ دینا چاہئے۔

(بخاری کتاب الکسوف باب الصدقة فی الکسوف)

الغرض نبی کریمؐ نے بحیثیت باپ اولاد سے حسن سلوک اور حسنِ تربیت کے لئے بہترین اور خوبصورت نمونہ پیش کیا ہے، جو ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔

صحت جسمانی کے بارہ میں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہدایات

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خصوصی ملاقات ممبران مجلس عاملہ انصاراللہ و ناظمین علاقہ جات جرمنی بر موقع سالانہ اجتماع 1998ء میں فرمایا:

آپ میں سے کئی انصار صحت کے لحاظ سے اتنے Fit نظر نہیں آتے۔ آپ کو اپنی صحت کا بے حد خیال رکھنا چاہئے۔ حضور نے فرمایا کہ صبح کی سیر ضرور کیا کریں۔ حضور اقدس نے فرمایا کہ میں 4 میل سیر کرتا ہوں کم از کم دو میل کی سیر سے تو شروع کریں۔

حضور نے فرمایا کہ آپ کے لئے ہلکی ورزش کی بھی بے حد ضرورت ہے جسم کے ہر حصے کی علیحدہ علیحدہ ورزش ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ ہاتھ کی انگلیوں اور اسی طرح پاؤں کے ٹخنوں کی۔ پنڈلیوں کی۔ پنڈلیوں کے متعلق حضور اقدس نے فرمایا کہ اس کو دوسرا دل کہتے ہیں اور یہ خون کے دوران کو نیچے سے اوپر کی طرف Pump کرنے کا کام کرتی ہیں اور پنڈلیوں کو مساج کے ذریعہ بھی فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ مزید فرمایا کہ اگر آپ اپنی صحت کا خیال نہیں رکھیں گے تو آپ جماعت کا کام بھی اچھی طرح نہیں کر سکیں گے اور آپ اچھے صحت مند ہونے کے سبب جماعت کو زیادہ وقت دے سکیں گے۔ مزید حضور اقدس نے خوراک کے متعلق ہدایات سے نوازا۔ فرمایا کہ متوازن خوراک استعمال کیا کریں۔ مچھلی اور مرغی کا گوشت زیادہ استعمال کریں اور فرمایا کہ گائے کا گوشت کھانے سے پرہیز کریں اور بکرے کا گوشت جو کہ بڑی عمر کا ہو اسے کھانے سے بھی پرہیز کریں۔ چھوٹی عمر کے بکرے کا گوشت کھائیں، Red Meat کا استعمال کم کر دیں۔ White Meat استعمال کریں یعنی چکن اور وہ بھی چھوٹی عمر کے۔ سبزیاں بھی اچھی ہیں۔ انسانی جسم میں Filling میں بے حد مفید ثابت ہوتی ہیں اور فرمایا کہ Oil کا استعمال کم کر دیں۔

(ماہنامہ الناصر جرمنی نومبر 2002ء)

چھالے

ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل سے ماخوذ:

"اعصابی رگوں کے ساتھ ساتھ جلد پر چھالے اور سوزش پائے جاتے ہیں۔ یہ چھالے چہرے پر نمایاں ہوتے ہیں، اس وجہ سے بہت خطرناک اور بہت گہرے اثرات چھوڑ جاتے ہیں۔ اگر آنکھوں کے قریب چہرے کے اعصاب پر ہوں تو مریض اندھا بھی ہو سکتا ہے۔ اگر صرف ایک ہی طرف اثر ہو تو ایک آنکھ ضائع ہو سکتی ہے۔ اس لئے اس کا فوری علاج ضروری ہے۔ عام طور پر آرسینک، لیڈم اور لیکسس کا نسخہ مفید ہے۔ اگر بے چینی نہ ہو تو آرنیکا، لیکسس اور لیڈم فوری طور پر دیں اگر ان دونوں نسخوں سے فرق نہ پڑے تو پھر کینتھرس کے استعمال میں تاخیر نہ کریں۔ اگر چھالے بڑے بڑے ہوں تو رسٹاکس بھی اس تکلیف میں بہت مفید ثابت ہو گی۔ رسٹاکس کے مقابل پر کینتھرس کے مریض کو بے چینی بہت زیادہ ہوتی ہے جو آرسینک سے مشابہ ہے۔ کینتھرس کے چھالوں کا رنگ تیزی سے بدلتا ہے اور اردگرد کی ساری جلد سیاہی مائل ہو جاتی ہے اور چہرے پر گینگرین کی علامات ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ اس کیفیت میں بلاتاخیر کینتھرس دینی چاہئے"۔ (صفحہ:230)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

منگل 30 مارچ 2004ء

12-00 a.m عربی سروس
1-00 a.m سپیشل نیوز بلیٹن
1-40 a.m مجلس سوال وجواب
2-50 a.m کوئز: روحانی خزائن
3-20 a.m فرانسیسی سروس
3-50 a.m زندہ لوگ
5-00 a.m تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 a.m بچوں کا پروگرام
6-30 a.m سوال وجواب
7-20 a.m سپیشل نیوز بلیٹن
8-20 a.m نمائش
9-00 a.m لجنہ میگزین
10-00 a.m اردو ملاقات
11-00 a.m تلاوت، خبریں
11-30 a.m لقاء مع العرب
12-50 p.m پالتو جانور
1-20 p.m سپیشل نیوز بلیٹن
2-10 p.m انڈونیشین سروس
3-20 p.m تقریر مکرم سید حسین احمد صاحب
4-20 p.m زندہ لوگ
5-00 p.m تلاوت، انصار سلطان القلم
6-00 p.m سپیشل نیوز بلیٹن
7-00 p.m بنگلہ سروس
8-20 p.m ملاقات
9-30 p.m فرانسیسی سروس
9-50 p.m جرمن سروس
11-00 p.m لقاء مع العرب

بدھ 31 مارچ 2004ء

12-00 a.m عربی سروس
1-15 a.m سپیشل نیوز بلیٹن
1-50 a.m سوال وجواب
3-10 a.m نمائش
3-50 a.m ملاقات
5-00 a.m تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 a.m چلڈرنز کارنر
6-40 a.m سپیشل نیوز بلیٹن
7-50 a.m تقریر جلسہ سالانہ
8-20 a.m سیرت حضرت مصلح موعود
8-55 a.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے
9-35 a.m خطبہ جمعہ
9-55 a.m سوال وجواب

5-00 p.m تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 p.m سپیل نیوز بلیٹن
7-00 p.m بنگلہ سروس
8-00 p.m خطبہ جمعہ
9-00 p.m فرانسیسی سروس
10-00 p.m جرمن سروس
11-00 p.m لقاء مع العرب

جمعرات یکم اپریل 2004ء

12-00 a.m عربی سروس
1-10 a.m سپیشل نیوز بلیٹن
1-50 a.m تقریر
3-00 a.m ہماری کائنات
3-30 a.m خطبہ جمعہ
4-30 a.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے
5-00 a.m تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 a.m مجلس سوال وجواب
7-00 a.m سپیشل نیوز بلیٹن
7-50 a.m خطبہ جمعہ
8-50 a.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے
9-15 a.m کمپیوٹر سب کے لئے
9-50 p.m ترجمۃ القرآن
11-00 p.m تلاوت، خبریں
11-30 p.m لقاء مع العرب
12-35 p.m سپیشل نیوز بلیٹن
1-40 p.m سوال وجواب
2-40 p.m تقریر مکرم عبدالسمیع خان صاحب
3-15 p.m انڈونیشین سروس
4-15 p.m کمپیوٹر سب کے لئے
5-00 p.m تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 p.m سپیشل نیوز بلیٹن
7-00 p.m بنگلہ سروس
8-00 p.m ترجمۃ القرآن
9-00 p.m فرانسیسی سروس
10-00 p.m جرمن سروس
11-00 p.m لقاء مع العرب

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 36023 میں چوہدری شفاعت محمود ولد چوہدری محمد منیر قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شمالی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 19-9-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی زمین رقبہ 21 کنال مالیتی -/260000 روپے۔ مکان رقبہ 3 مرلے واقع گھٹیالیاں مالیتی -/100000 روپے۔ ایک عدد دوکان واقع نصیر آباد ربوہ مالیتی -/36000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ (300+7000) روپے ماہوار بصورت (ملازمت + آمداز دوکان) مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/20000 روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد چوہدری شفاعت محمود ولد چوہدری محمد منیر دارالصدر شمالی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محفوظ الرحمن وصیت نمبر 7389 گواہ شد نمبر 2 امان اللہ سیال وصیت نمبر 21665

مسل نمبر 36024 میں چوہدری مبارک احمد ولد چوہدری مرزا خان قوم جٹ کنگ پیشہ کاروبار عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شمالی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 8-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی اراضی رقبہ 4 ایکڑ واقع کنگ چنن ضلع گجرات مالیتی -/400000 روپے۔ شیراڈ کار مالیتی -/150000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/21000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد چوہدری مبارک احمد ولد چوہدری مرزا خان دارالصدر شمالی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد احسن طاہر ولد محمد اکرم خالد دارالصدر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 محفوظ الرحمن وصیت نمبر 7389

مسل نمبر 36025 میں ہاجرہ بتول بنت مرزا اعمر احمد قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 27-10-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ہاجرہ بتول بنت مرزا اعمر احمد دارالصدر شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 سید خالد احمد وصیت نمبر 21441 گواہ شد نمبر 2 مرزا اعمر احمد ولد ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب دارالصدر شرقی ربوہ

مسل نمبر 36026 میں قمر الزمان شکرانی ولد سعید احمد شکرانی قوم شکرانی بلوچ پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شمالی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 20-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1350 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد قمر الزمان ولد سعید احمد شکرانی دارالصدر شمالی ربوہ گواہ شد نمبر 1 رفیق احمد جاوید وصیت نمبر 17969 گواہ شد نمبر 2 مبارک احمد شاہ وصیت نمبر 18400

مسل نمبر 36027 میں عمران احمد ولد مشتاق احمد قوم کاہلوں جٹ پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شمالی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 5-8-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر

میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عمران احمد ولد مشتاق احمد دارالصدر شمالی ربوہ گواہ شد نمبر 1 رفیق احمد جاوید وصیت نمبر 17969 گواہ شد نمبر 2 مبارک احمد شاہ وصیت نمبر 18400

مسل نمبر 36028 میں ریاض بیگم بیوہ چوہدری ظفر اللہ قوم ساہی پیشہ خانہ داری عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 15-10-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 4 تولے مالیتی -/24000 روپے۔ ترکہ والد محترم زرعی زمین رقبہ 6 کنال واقع قادر آباد چک نمبر 354 رج۔ب ضلع فیصل آباد مالیتی -/150000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ ریاض بیگم بیوہ چوہدری ظفر اللہ دارالنصر شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 نصیب احمد ولد محمد علی دارالنصر شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 حبیب احمد ولد مبارک احمد صاحب دارالنصر شرقی ربوہ

مسل نمبر 36029 میں نائلہ جلیل زوجہ جلیل احمد قوم جاٹ پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 27-6-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 17 تولے مالیتی -/102000 روپے۔ نقرئی زیورات وزنی 2 تولے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/100000 روپے۔ سیونگ سرٹیفکیٹ مالیتی -/32000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ نائلہ جلیل زوجہ جلیل احمد دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 جلیل احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 منیر احمد خلیل وصیت نمبر 32218

مسل نمبر 36030 میں ثناء اللہ بابر ولد محمد یوسف مصور قوم سندھو پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 19-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ثناء اللہ بابر ولد محمد یوسف مصور دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد یوسف مصور والد موصی گواہ شد نمبر 2 محمد طاہر اقبال ولد محمد حنیف مجاہد دارالنصر غربی ربوہ

مسل نمبر 36008 میں ناصرہ بیگم بنت عبدالغفور قوم جٹ پیشہ ٹیچر عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر آباد جنوبی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-10-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3005 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ ناصرہ بیگم بنت عبدالغفور طاہر آباد جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر 1 ظفر اقبال جاوید ولد محمد اختر جاوید طاہر آباد جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر 2 نیر آصف جاوید وصیت نمبر 33434

عطیہ چشم کے لئے وصیتی فارم دفتر آئی بینک ایوان محمود سے حاصل کریں۔
فون 212312

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح وتقریب شادی

☼ مکرم لقمان احمد کشور صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں کہ میرے چھوٹے بھائی مکرم عمران احمد صاحب ابن مکرم صادق علی صاحب آف ملتان کا نکاح ہمراہ مکرمہ رفیعہ صداقت صاحبہ بنت مکرم صداقت حیات صاحب فیکٹری ایریا اسلام ربوہ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ 9 جنوری 2004ء کو مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے بیت مبارک ربوہ میں پڑھا۔ اگلے روز ایوان محمود ربوہ میں تقریب رخصتی ہوئی اور مورخہ 11 جنوری 2004ء کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا اس موقع پر مکرم سید میر محمود احمد صاحب ناصر پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ نے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

درخواست دعا

☼ مکرم احمد عمر مرزا صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور حال کینیڈا شدید بیمار ہیں اور کینیڈا کے ایک مقامی ہسپتال میں داخل ہیں احباب جماعت سے ان کی جلد شفایابی کی درخواست ہے۔

☼ مکرم زید صدیقی صاحب سیکرٹری وقف جدید حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا PIC ہسپتال میں دل کا بائی پاس ہوا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل اور دعاؤں سے کامیاب رہا۔ لیکن ابھی ٹانگ کی وجہ سے تکلیف ہے۔ اللہ تعالیٰ کامل شفاء عطا فرمائے۔

☼ مکرم منیر احمد جاوید صاحب صدر حلقہ بھاٹی گیٹ لاہور کی بیٹی ثمینہ شفیق صاحبہ بیمار ہیں احباب جماعت سے جلد شفایابی کی درخواست ہے۔

☼ مکرم پروفیسر طارق رشید صاحب سیکرٹری اشاعت حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے ماموں مکرم ممتاز احمد ہاشمی صاحب درویش قادیان گزشتہ چند دنوں سے معدے کے السر کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔

☼ مکرم ظفر اللہ خان سرا صاحب مرحوم نرگس بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا نواسا چند دنوں سے شدید بیمار ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے

☼ مکرم محسن داؤد صاحب دارالفضل شرقی ربوہ لکھتے ہیں خاکسار کے والد مکرم داؤد احمد ظفر صاحب۔ ظفر بکڈپو سرگودھا والے حال انگلینڈ کا دل کے بائی پاس کا آپریشن متوقع ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ آپریشن کامیاب کرے اور اپنے فضل سے آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے بھی محفوظ رکھے۔ آمین

سانحہ ارتحال

☼ مکرم جاوید احمد طور صاحب صدر جماعت احمدیہ صدر گوگیرہ تحصیل و ضلع اوکاڑہ لکھتے ہیں کہ میرے بڑے بھائی مکرم نصیر احمد طور صاحب دل کا دورہ پڑنے سے مورخہ 21 مارچ 2004ء کو وفات پا گئے۔ مرحوم کی نماز جنازہ اسی روز مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین عمل میں لائی گئی۔ مرحوم نے بیوہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور تین بیٹے سوگوار چھوڑے ہیں۔ مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب مربی سلسلہ نے تدفین کے بعد دعا کرائی۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور مرحوم کے لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم منور احمد ملک صاحب بابت ترکہ مکرم ملک مبارک احمد صاحب

☼ مکرم منور احمد ملک صاحب معرفت مکرم قریشی محمد انور صاحب کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم ملک مبارک احمد صاحب بقضائے الٰہی وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ نمبر 18/7 دارالرحمت غربی ربوہ برقبہ 10 مرلہ ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ ہمارے بھائی مکرم ملک مظفر احمد صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ ہم سب دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) محترمہ ذکیہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
(2) محترمہ امۃ الباری صاحبہ (دختر)
(3) محترمہ امۃ النصیر صاحبہ (دختر)
(4) محترمہ امۃ الکافی صاحبہ (دختر)
(5) مکرم منور احمد ملک صاحب (پسر)
(6) محترمہ امۃ الباسط صاحبہ (دختر)
(7) محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ (دختر)
(8) محترمہ جماعۃ البشریٰ صاحبہ (دختر)
(10) مکرم ملک مظفر احمد صاحب (پسر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ربوہ میں طلوع وغروب 29 مارچ 2004ء	
طلوع فجر	4:37
طلوع آفتاب	5:59
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	6:28

نکاح

مکرم عبدالقدیر بھٹی صاحب عمرکوٹ ضلع میر پور خاص لکھتے ہیں۔ میرے بیٹے مکرم عبدالوہاب صاحب انجینئر اسلام آباد کا نکاح ہمراہ مکرمہ صائمہ صدف صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب گلشن اقبال کراچی بعوض مبلغ اسی ہزار روپے حق مہر مکرم حافظ جواد احمد صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ 6 فروری 2004ء کو احمدیہ ہال کراچی میں پڑھا۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے دینی ودنیاوی لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم بشیر الدین محمود صاحب جماعت احمدیہ کوٹ لکھپت لاہور لکھتے ہیں۔ خاکسار کا بھانجا مکرم مبشر احمد مرزا ابن مکرم مرزا صفدر جنگ ہمایوں صاحب مرحوم ماڈل ٹاؤن لاہور مورخہ 31 دسمبر 2003ء کو وفات پا گیا۔ اگلے روز مکرم طاہر محمود خان صاحب مربی سلسلہ ماڈل ٹاؤن لاہور نے بیت الذکر ماڈل ٹاؤن میں نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم کی تدفین احمدیہ قبرستان ماڈل ٹاؤن لاہور میں ہوئی۔ مرحوم کی عمر 54 سال تھی۔ احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ دے اور درجات بلند فرمائے اور عزیز مرحوم کے جملہ متعلقین خاص طور پر عزیز کی بیوہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

امتحانات سے فارغ طالبات کیلئے
شارٹ کورسز میں داخلے جاری ہیں
BASIC COMPUTER COURSE
فائن آرٹس کی کلاسز | کمپوزنگ کورس | فون نمبر: 212088

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مطب حکیم میاں محمد رفیع ناصر
کامیاب علاج
ہمدردانہ مشورہ
عورتوں کی ورم، اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا، اور بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
اوقات مطب
موسم گرما صبح 8 تا 1 بجے شام 4 تا 8 بجے
موسم سرما صبح 9 تا 1 بجے شام 3 تا 7 بجے
جمعۃ المبارک صبح 8 تا 11 بجے
بروز جمعرات ناغہ
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 211434-212434
فیکس: 04524-213966

ضرورت سٹاف
پاکستان کے تمام شہروں میں مارکیٹنگ کیلئے فیلڈ سٹاف درکار ہے۔ تعلیمی معیار، میٹرک، ایف۔اے۔ درخواستیں صدر حلقہ یا امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ درج ذیل پتہ پر 10 اپریل تک روانہ کریں۔
عبدالاعلیٰ رضوان C/O ڈاکٹر منیر احمد عباسی
نزد پوسٹ آفس سکندر پورہ پشاور شہر
0320-5217551,091-2571804

ضرورت ڈرائیور
ایک ڈرائیور کی گھریلو ڈیوٹی کیلئے ضرورت ہے۔
سنگل رہائش کھانا فری عمر 35 تا 40 سال کا ہو
لاہور میں گاڑی چلانے کا تجربہ 3-4 سال کا ہو
میاں زاہد اقبال 121 لوہا مارکیٹ۔ لنڈا بازار لاہور
فون نمبر: 7634650-7652678

سی پی ایل نمبر 29

Ar-Raheem Jewellers – the shortest distance between you and the finest hand-crafted jewellery in Pakistan.

For you, we have a broad selection of breath-taking designs in pure gold, studded and diamond jewellery. So, whether it's casual jewellery or wedding jewellery you are looking for, we have an exclusive design just for you.

In our latest collection, we have introduced an amazing 22 carat gold pendant. Inspired by Islamic calligraphy, this stunning design has been selected from the World Gold Council's 1999 Zargalli* gold jewellery design contest.

*Zargalli gold jewellery design contest is a promotional property of World Gold Council in Pakistan.

Ar-Raheem

Ar-Raheem Jewellers
Khurshid Market, Hyderi, Karachi-74700.
Tel: 6649443, 6647280.

New Ar-Raheem Jewellers
1st Floor, Bhayani Chambers, Khurshid Market, Hyderi, Karachi-74700. Tel: 6640231, 6643442, Fax: 6643299

Ar-Raheem Seven Star Jewellers
Mehran Shopping Centre, Kehkashan, Block 8, Clifton. Karachi. Tel: 5874164, 5874167. Fax: 5874174